بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرلو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر کے لیے اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ اور جب کسی شخص کا معین وقت آجائے گا تو اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (سورۃ المنافقون ۶۳، آیت ۱۰،۱۱)

قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں

زکوٰۃ اور صدقات کے

فضائل واحکامات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکینوں کی امداد کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۸۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرلو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی دیر کے لیے اور مہلت کیوں نہ دے دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہوجاتا۔ اور جب کسی شخص کا معین وقت آجائے گا تو اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (سورۃ المنافقون ۶۳، آیت ۱۰، ۱۱)

قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں

زکوٰۃ اور صدقات کے فضائل واحکامات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکینوں کی امداد کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۸۲)

مرتب

مشہود مفتی

اس رسالے کو صدقہ جاریہ کی غرض سے
زیادہ سے زیادہ تعداد میں چھپوا کر تقسیم کریں۔
ادارہ کی طرف سے مکمل اجازت ہے

نام کتاب	قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی احادیث میں زکوٰۃ اور صدقات کے فضائل واحکامات
مرتب	مشہود مفتی بن نعیم ابن مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ نقشبندی مجددی
کمپوزنگ	مفتی عبید الرحمٰن uans.0786@gmail.com
ناشر	دائرۃ العلماء لدھیانہ
طبعِ اول	جنوری 2021ء
کتاب ملنے کا پتہ	دار السلام ساہیوال پاکستان

ای میل ایڈریس
Email: ulemaeludhiana@gmail.com

دین اسلام نے خدمتِ خلق کو عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ شہادتِ توحید ورسالت اور اقامتِ صلاۃ (نماز) کے بعد زکوٰۃ اسلام کا تیسرا فرض رکن ہے۔ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اقامتِ صلاۃ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے اسلام کے ارکان اور بنیادی احکامات کا ذکر کرتے ہوئے توحید ورسالت کی شہادت کے بعد اقامتِ صلوٰۃ (نماز)، زکوٰۃ اور صدقات کا حکم دیا ہے۔ مومنین کی ایک اہم صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت کی وجہ سے مسکین، یتیم، مسافروں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ زکوٰۃ وصدقات کے ذریعے اللہ کے ضرورت منداور پریشان حال بندوں کی خدمت ومدد ہوتی ہے۔

زکوٰۃ وصدقات کی اہمیت پر مشتمل آیات

یتیموں کے بارے میں قرآن مجید میں متعدّد مقامات پر ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اے نبی! آپ مسلمانوں کے اموال میں سے صدقہ وصول کیجئے، جس کے ذریعہ ان کے قلوب کی اور ان کے نفوس کا تزکیہ ہو۔

(سورۃ التوبۃ، آیت نمبر: ۱۰۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (یاد رکھو کہ) جو بھلائی کا عمل بھی تم خود اپنے فائدے کے لئے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ بے شک جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر: ۱۱۰)

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی خوشنودی کے لیے) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو وہ والدین اور قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کے لئے ہونا چاہئے اور تم بھلائی

کا جو کام بھی کرو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:۲۱۵)

نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔(سورۃ الفجر، آیت نمبر:۱۷)

کیا تم نے اسے دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ (سورۃ الماعون، آیت نمبر:۱،۲)

اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (سورۃ الانسان، آیت نمبر:۸)

قرابت داروں اور مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۲۶،۲۷)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے، اور والدین سے اچھا سلوک کرو گے، اور رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے بھلی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ (مگر) پھر تم میں

سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا باقی سب (اس عہد سے) منہ موڑ کر پھر گئے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:۸۳)

نیکی بس یہی تو نہیں ہے کہ اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف کرلو، بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر ایمان لائیں، اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں کو دیں، اور غلاموں کو آزاد کرانے میں خرچ کریں، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور جب کوئی عہد کرلیں تو اپنے عہد کو پورا کرنے کے عادی ہوں، اور تنگی اور تکلیف میں نیز جنگ کے وقت صبر و استقلال کے خوگر ہوں۔ ایسے لوگ ہیں جو سچے (کہلانے کے مستحق) ہیں، اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:۱۷۷)

اور لوگ آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ان کی بھلائی چاہنا نیک کام ہے، اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو (کچھ حرج نہیں کیونکہ) وہ تمھارے بھائی ہی تو ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون معاملات بگاڑنے والا ہے اور کون سنوارنے والا، اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کا اقتدار بھی کامل ہے، حکمت بھی کامل۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:۲۲۰)

اور یتیموں کو ان کے مال دے دو، اور اچھے مال کو خراب مال سے تبدیل نہ کرو، اور ان (یتیموں) کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ، بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:٢)

اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو (ان سے نکاح کرنے کے بجائے) دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے، ہاں! اگر تمہیں یہ خطرہ ہو کہ تم (ان بیویوں) کے درمیان انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا ان کنیزوں پر جو تمھاری ملکیت میں ہیں۔ اس طریقے میں اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ تم بے انصافی میں مبتلا نہیں ہو گے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:٣)

اور یتیموں کو جانچتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے لائق عمر کو پہنچ جائیں تو اگر تم یہ محسوس کرو کہ ان میں سمجھ داری آچکی ہے تو ان کے مال انہی کے حوالے کردو۔ اور یہ مال فضول خرچی کر کے اور یہ سوچ کر جلدی جلدی نہ کھا بیٹھو کہ وہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں۔ اور (یتیموں کے سرپرستوں میں سے) جو خود مال دار ہو وہ تو اپنے آپ کو (یتیم کا مال کھانے سے) بالکل پاک رکھے، ہاں اگر وہ خود محتاج ہو تو معروف طریق

کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھا لے۔ پھر جب تم ان کے مال انہیں دو تو ان پر گواہ بنا لو، اور اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:٦)

اور جب (میراث کی) تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار، یتیم اور مسکین لوگ آجائیں، تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دو، اور ان سے مناسب انداز میں بات کرو۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:٨)

یقین رکھو کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، اور انہیں جلد ہی ایک دہکتی آگ میں داخل ہونا ہوگا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:١٠)

اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب والے پڑوسی، دور والے پڑوسی، ساتھ بیٹھے (یا ساتھ کھڑے) ہوئے شخص اور راہ گیر کے ساتھ اور اپنے غلام باندیوں کے ساتھ بھی (اچھا برتاؤ رکھو) بیشک اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔
(سورۃ النساء، آیت نمبر:٣٦)

اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ تم کو ان کے بارے میں حکم بتاتا ہے، اور اس کتاب (یعنی قرآن) کی جو آیتیں جو تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ بھی ان یتیم عورتوں کے بارے میں (شرعی حکم بتاتی ہیں) جن کو تم ان کا مقرر شدہ حق نہیں دیتے، اور ان سے نکاح کرنا بھی چاہتے ہو نیز کمزور بچوں کے بارے میں بھی (حکم بتاتی ہیں) اور یہ تاکید کرتی ہیں کہ تم یتیموں کی خاطر انصاف قائم کرو۔ اور تم جو بھلائی کا کام کرو گے، اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر: ۱۲۷)

اور یتیم جب تک پختگی کی عمر کو نہ پہنچ جائے، اس وقت تک اس کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے جو (اس کے حق میں) بہترین ہو، اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو، (البتہ) اللہ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کام لو، چاہے معاملہ اپنے قریبی رشتہ دار ہی کا ہو، اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ لوگو! یہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تاکید کی ہے، تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ (سورۃ الانعام، آیت نمبر: ۱۵۲)

اور (مسلمانو) یہ بات اپنے علم میں لے آؤ کہ تم جو کچھ مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ان کے قرابت داروں

اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے (جس کی ادائیگی تم پر واجب ہے) اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن نازل کی تھی جس دن دو جماعتیں باہم ٹکرائی تھیں، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(سورۃ الانفال، آیت نمبر:۴۱)

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو، مگر ایسے طریقے سے جو (اس کے حق میں) بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہنچ جائے، اور عہد کو پورا کرو، یقین جانو کہ عہد کے بارے میں (تمھاری) باز پرس ہونے والی ہے۔(سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۳۴)

رہی دیوار، تو وہ اس شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اور اس کے نیچے ان کا ایک خزانہ گڑا ہوا تھا، اور ان دونوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار نے یہ چاہا کہ یہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کی عمر کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے، اور میں نے کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا۔ یہ تھا مقصد ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا۔ (سورۃ الکھف، آیت نمبر:۸۲)

اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں سے جو مال بھی غنیمت کے طور

پر دلوا دے، تو وہ اللہ کا حق ہے اور اس کے رسول کا، اور قرابت داروں کا، اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا۔ تاکہ وہ مال صرف انہی کے درمیان گردش کرتا نہ رہ جائے جو تم میں دولت مند لوگ ہیں۔ اور رسول تمہیں جو کچھ دیں، وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (سورۃ الحشر، آیت نمبر:۷)

پھر وہ اس گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکا۔ اور تمہیں کیا پتہ کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی کی گردن (غلامی سے) چھڑا دینا ہے۔ یا پھر کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلا دینا کسی رشتہ دار یتیم کو۔ یا کسی مسکین کو جو مٹی میں رُل رہا ہو۔ (سورۃ البلد، آیت نمبر:۱۱تا۱۶)

کیا اس نے تمہیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر (تمہیں) ٹھکانا دیا؟ (سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:۶)

لہٰذا جو یتیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا۔ (سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر:۹)

زکوٰۃ وصدقات کی اہمیت پر مشتمل احادیث

مسلمان کی امداد کرنے کا نقد انعام:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا ہوا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتے رہتے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۲۴۴۲)

یتیم کی کفالت کا اجر:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (ایک ساتھ) ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔ (صحیح بخاری: ۵۳۰۴)

کمزوروں اور مسکینوں کا مرتبہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کیا کرو (یعنی میں تمہیں ان کے ساتھ ملوں گا) کیونکہ تمہیں کمزوروں ہی کے طفیل روزی ملتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمھاری مدد

کی جاتی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۲۵۰۹)

تنگ دستوں پر سختی مت کیجئے:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی سختیوں سے بچائے اور اسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے، اسے چاہیے کہ تنگ دست کو (اپنے حقوق کے مطالبے میں) مہلت دے دیا کرے۔ (سنن ابن ماجہ: ۴۵۹۲)

افضل ترین اعمال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا:

۱. اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی پیدا کر دو۔

۲. یا مسلمان کا قرض ادا کر دو۔

۳. یا مسلمان کو کھانا کھلا دو۔ (شعب الایمان: ۷۲۷۳)

مساکین کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھنا، مسکینوں میں موت دینا اور مسکینوں ہی میں میرا حشر فرمانا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ یہ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اے عائشہ! کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لوٹاؤ اگرچہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ دو۔ مسکینوں سے محبّت کرو اور انہیں اپنے قریب کرو اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کرے گا۔ (سنن الترمذی: ۲۳۵۲)

فرشتوں کی دعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔ (صحیح بخاری: ۱۴۴۲)

اہل جنت کون لوگ ہیں:

حضرت عیاض مجاشعی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی لوگ تین قسم کے ہیں:

۱. انصاف کرنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے، توفیق عطا کئے ہوئے اہل سلطنت۔
۲. وہ آدمی کہ جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو۔
۳. وہ آدمی کہ جو پاک دامن پاکیزہ اخلاق والا ہو اور عیال دار بھی ہو، لیکن کسی کے سامنے اپنا ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔ (صحیح مسلم: ۲۸۶۵)

بے مثال نصیحتیں:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۲) اور (صدقہ) ان لوگوں سے شروع کرو جو تمھاری کفالت میں ہوں۔

(۳) اور بہتر صدقہ وہ ہے جو دل کی مال داری سے کیا جائے۔(یعنی جس کے دینے کی وجہ سے انسان خود محتاج نہ بن جائے)

(۴) اور جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے۔

(۵) اور جو شخص (لوگوں سے) مستغنی ہونا چاہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۱۴۲۷)

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو بندہ معاف کرتا رہتا ہے اس کی عزت زیادہ ہوتی ہے اور جو تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ اور بلند کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۵۸۸)

صدقہ دینے سے رزق میں برکت ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو (ضرورت مندوں پر) خرچ کر،

میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔ (صحیح بخاری: ۵۳۵۲)

کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا اسلام (اسلام کا کون سا عمل) سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور جسے جانتے ہو اور جسے نہ جانتے ہو، سب کو سلام کرو۔ (صحیح بخاری: ۱۲)

ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا بہتر ہے:

حضرت ابو امامہ رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنی ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا تیرے لیے بہتر ہے اگر تو اس کو روک لے گا تو تیرے لیے برا ہو گا۔ اور دینے کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کر۔ اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۰۳۶)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقہ کی قدردانی:

حضرت ابوہریرہ رضِی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اللہ صرف پاک کمائی کو قبول کرتا ہے۔ پھر اس کو خیرات کرنے والے کے لیے پالتا رہتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو

پالتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ (صحیح بخاری: ۱۴۱۰)

مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا ہولناک انجام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے مال کو قیامت کے دن آگ کے سانپ کی صورت میں بنا دیا جائے گا، پھر اس سے اس کی پیشانی کو داغا جائے گا۔اور یہ اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب مکمل ہو جائے گا۔ (سنن نسائی: ۱۱۵۵۷)

رشتہ داروں کو صدقات دینے کا اجر:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین پر صدقہ (کا ثواب صرف) ایک ہی صدقہ ہے۔ اور رشتہ دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں: صدقہ اور صلہ رحمی۔ (ابن ماجہ: ۱۸۴۴)

مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا جس کی دو آنکھوں پر سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ اس کے جبڑوں سے اسے اس کو پکڑ لے گا پھر اس سے کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ (شعب الایمان: ۳۰۲۹)

انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کروادینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال واسباب لاد دینا صدقہ ہے۔ کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لیے اٹھے صدقہ ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۹۸۹)

انسان کے کام آنے والا مال:

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ سورۃ التکاثر پڑھ رہے تھے اور فرمارہے تھے: ابن آدم کہتا ہے "میرا مال، میرا مال" حالانکہ اے ابن آدم! تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تونے کھالیا اور ختم کرلیا، یا جو تونے پہن لیا اور پرانا کرلیا، یا جو تونے صدقہ کردیا اور آگے پہنچا دیا۔ (صحیح مسلم: ۳۰۶۱)

عرش والے کے ہاں کوئی کمی نہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے بلال! (ضرورت مندوں پر) خرچ کرو اور عرش والے سے یہ ڈر مت رکھو کہ وہ دینے میں کمی کردے گا۔ (شعب الایمان: ۱۲۸۳)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دور کیجئے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔ (سنن ترمذی:۶۶۴)

مال کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنا ہے:

حضرت ابوواقد رضِی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے مال اس لیے اتارا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اور اگر ابن آدم کے پاس سونے چاندی کی دو وادیاں بھی ہوں تو وہ ایک اور کی تمنا کرے گا۔ اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو توبہ کرلیتا ہے اللہ اس پر متوجہ ہوجاتا ہے۔ (معجم کبیر: ۳۳۰۱)

ہمیشہ کام آنے والی چیز:

حضرت انس بن مالک رضِی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر کے لوگ اور اس کی دولت واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ (صحیح بخاری: ۶۵۱۴)

صدقہ کیجیے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو:

حضرت ابوہریرہ رضِی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں

عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالی قلت کا شکار آدمی کا محنت کر کے صدقہ نکالنا۔ (مسند احمد: ۲۰۵)

ہمیشہ باقی رہنے والے اعمال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے۔ (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔ (مسلم: ۱۶۳۱)

مصیبتوں سے نجات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیوں کہ مصیبت اس کو پھلانگ کر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ (شعب الایمان: ۳۰۸۲)

مال کی حفاظت اور بیماروں کا علاج:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبتوں کے مقابلے کے لیے دعا کو تیار رکھو۔ (معجم کبیر: ۱۰۱۹۶)

دل کی سختی کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے اپنی قساوتِ قلبی (سخت دلی) کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم

کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو، اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد: ۹۰۱۸)

اللہ تعالیٰ کی عطائیں کس طرح حاصل ہوں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو، میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔ (صحیح بخاری: ۴۶۸۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو منع نہیں کیا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے جواب میں "نہیں" فرمایا ہو۔ (بخاری: ۶۰۳۴)

احد پہاڑ کے برابر سونا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری خوشی ہوگی کہ مجھ پر تین راتیں بھی ایسی نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی ہو، بجز اس کے کہ میں کسی قرض کی ادائیگی کے لیے اس میں سے کچھ روک لوں۔ (صحیح بخاری: ۲۳۸۹)

ایمان اور کنجوسی کبھی جمع نہیں ہوسکتے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرص وبخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ (یعنی بخیلی وکنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں۔) (سنن نسائی: ۴۳۰۳)

یتیموں اور مسکینوں کا اکرام کیجیے:

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پروردگار سے ڈرو، پانچ وقت نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (سنن ترمذی:٦١٦)

بیوہ اور مسکین کا حق:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بیوہ عورت اور مسکینوں کی امداد کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۹۸۲)

اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ مسلمان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ وہ ہیں جن سے مسلمانوں کو خوشیاں ملیں یا ان سے تکلیف دور ہو یا ان سے قرض کی ادائیگی ہو یا ان سے بھوکوں کی بھوک دور ہو۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے چلا یہاں تک کہ وہ ضرورت پوری ہو جائے اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ پس بے شک بد خلقی اعمال کو اس طرح برباد کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو برباد کر دیتا ہے۔ (صحیح الجامع)

اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ

مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کرتا ہے۔ (حاکم)

دوزخ سے دور کرنے والا عمل

کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے دوزخ ساڑھے تین ہزار برس کے راستے کی مقدار دور کر دی جاتی ہے۔ (حاکم)

درخت لگانے کا اجر وثواب

۱. اگر کسی مسلمان نے پھل دار درخت لگایا تو جو شخص اس درخت سے پھل کھائے گا وہ صدقہ ہے۔ جو پھل چوری ہو جائیں گے وہ بھی صدقہ ہے۔ جو ان پھلوں سے کچھ لے لے وہ بھی صدقہ ہے۔ (صحیح مسلم)

۲. پھل دار درخت میں سے اگر کوئی آدمی یا جانور کھا جائے تو یہ سب قیامت تک صدقہ ہے۔(صحیح مسلم)

۳. باقیات الصالحات میں سے پھل دار درخت کا لگانا بھی ہے۔(بزار، ابو نعیم)

جنت کی لازوال نعمتیں حاصل کرنے کا ذریعہ

جو کسی بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا جو کسی پیاسے کو پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی سر بمہر شراب پلائے گا۔ جو بندہ کسی غریب کو کپڑے پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔(ترمذی)

ہر زندہ جاندار کے ساتھ سلوک کرنے میں اجر وثواب ہے

حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! میں اپنے اونٹ کے لیے حوض میں پانی بھرتا ہوں دوسرے اونٹ بھی پانی پینے آ جاتے ہیں کیا ان

دوسرے اونٹوں کو پانی پلانے کا کوئی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر زندہ حیوان کے ساتھ سلوک کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ (مسند احمد:۱۷۵۸۱)

ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اجر کا باعث ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جا رہا تھا، اس دوران اسے پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ سے پکڑا پھر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اجر کا باعث ہے۔ (صحیح بخاری:۲۳۶۳)

صدقہ جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے

اگر کوئی آدمی کھجور خیرات کر کے دوزخ سے بچ سکتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنی جان کو دوزخ سے بچائے۔ (بخاری، مسلم)

قیامت کے دن صدقہ دینے والوں کا اعزاز

قیامت کے دن جب تک لوگ حساب و کتاب میں مبتلا رہیں گے صدقہ دینے والے اپنے صدقے کے سائے میں ہوں گے۔ (احمد، ابن خزیمہ)

صدقہ قبر کے عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ

صدقہ دینے والے قبر کی آگ سے محفوظ ہوں گے۔ صدقہ قبر کی آگ کو بجھاتا

ہے۔(طبرانی)

وہ اعمال جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے

مرنے کے بعد بھی سات باتوں کا ثواب جاری رہتا ہے حالانکہ بندہ قبر میں ہوتا ہے لیکن ثواب ملتا رہتا ہے: (۱) علم دین سکھانا۔ (۲) پانی کی نہر جاری کرنا۔ (۳) کنواں کھدوانا۔ (۴) درخت لگانا۔ (۵) مسجد بنانا۔ (۶) قرآن شریف تلاوت کے لیے چھوڑ جانا۔ (۷) نیک لڑکا جو باپ کے مرنے کے بعد باپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (بزار، ابونعیم)

لوگوں کے لیے پانی کے کنویں کا انتظام کرنے کا اجر

جس نے کنواں کھدوایا تو جو جاندار بھی اس سے پانی پیے گا اللہ تعالیٰ کنواں کھدوانے والے کو قیامت کے دن تک اجر عنایت کرے گا۔(بخاری)

صدقہ اللہ کے غصہ کو مٹاتا ہے

صدقہ اللہ کے غصہ کو مٹاتا ہے اور انسان کو بری موت سے محفوظ رکھتا ہے۔(ترمذی)

اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے

صدقہ دینے کو نہ ہو تو لوگوں سے اچھی بات ہی کہہ دیا کرو اگر یہ یہ توفیق بھی نہ ہو تو کسی کو نقصان ہی نہ پہنچاؤ۔(بزار)

سخاوت کا اجر و ثواب

سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ اور جنت سے قریب ہے۔ سخی اگر جاہل ہو تو وہ بخیل

عابد سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی)

جب تمھارے بادشاہ اور امراء سچے ہوں، تمھارے مالدار سخی ہوں اور تمھارے کام باہمی مشورے سے ہوا کریں تو تمھاری زندگی موت سے بہتر ہے۔ اور اگر امراء برے ہوں، اغنیاء بخیل ہوں اور تم عورتوں کی رائے کے تابع ہو تو پھر جینے سے مرنا بہتر ہے۔ (ترمذی)

معمولی مال کا صدقہ بھی انتہائی قابل قدر ہے

ایک عورت نے کہا بعض دفعہ میرے دروازے پر فقیر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا فرمایا اگر کچھ نہ ہو اور صرف ایک بکری کا کُھر گھر میں ہو تو وہی دے دو۔ (ترمذی، ابن خزیمہ)

چھپا کر صدقہ کرنے کا اجر و ثواب

جو شخص اس طرح چھپا کر صدقہ دیتا ہے کہ سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی خبر نہیں ہوئی تو یہ شخص قیامت میں عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہو گا۔ (بخاری)

چھپا کر صدقہ دینا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ صلہ رحمی کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابوذرؓ نے دریافت کیا افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا چھپا کر دینا۔ (مسند احمد)

افضل صدقہ کون سا ہے؟

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن کو دیا جائے۔ (طبرانی: ۳۹۲۳)

صدقہ کے عظیم فوائد

صدقہ مسلمان کی عمر بڑھاتا ہے، بری موت سے محفوظ رکھتا ہے اور صدقہ دینے سے کبر وفخر انسان میں پیدا نہیں ہوتا۔ (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بے چاری بے شوہر والی عورت یا کسی مسکین حاجت مند کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا بندہ (اللہ کے نزدیک اور اجر وثواب میں) راہ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کے مثل ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اس قائم اللیل یعنی شب بیدار بندے کی طرح ہے جو (عبادت اور شب خیزی میں) سستی نہ کرتا ہو اور اس صائم الدہر بندے کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی ناغہ نہ کرتا ہو۔ (صحیح بخاری: ۶۰۰۷، صحیح مسلم: ۲۹۸۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے جس بندے نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کے بچے کو لے لیا اور اپنے کھانے پینے میں شریک کر لیا تو اللہ تعالی اس کو ضرور بالضرور جنت میں داخل کرے گا۔ الا یہ کہ اس نے کوئی ایسا جرم کیا ہو جو ناقابل معافی ہو۔ (ترمذی: ۱۹۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ:۳۶۷۹)

گزارشات

بیواؤں اور یتیموں کی مدد، مسافروں، فقراء اور مساکین کی مدد، بیماروں بوڑھوں اور معذوروں، قیدیوں اور مصیبت زدگان کی مدد خدمت خلق میں شمار ہوتی ہے۔

قرآن کریم اور احادیثِ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں زکوٰۃ اور صدقات کی انتہائی اہمیت اور بہت فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ عمومی رجحان عام گھروں میں پایا جاتا ہے کہ گھر کے ملازمین جو عموماً صحت مند اور مساکین وفقراء میں شمار نہیں ہوتے ان کو زکوۃ اور صدقات دے دیے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ پیشہ ور بھکاریوں کو بھی صدقات ور زکوٰۃ بھی ادا کی جاتی ہے۔ عوام الناس سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی ذمہ داریاں زکوٰۃ وصدقات کے حوالے سے پہچانیں اور زکوٰۃ وصدقات بذاتِ خود ذمہ داری سے مستحق مساکین، بیواؤں، یتیموں، بیماروں اور قیدیوں کو پہنچائیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”جو آدمی آسودہ حال ہو یا ہٹا کٹا اور کما سکنے والا ہو، صدقہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

ہسپتالوں میں بیماروں کو دوائیاں لے کر دیں اور ان کے آپریشنوں کے خرچ برداشت کریں۔ گردے فیل مریضوں کو ڈائلیسس کا سامان لے کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور ان کی مسلسل دیکھ بھال کا نظام قائم کریں تاکہ وہ شجر آور درخت بن جائیں۔ پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ عوام الناس کو صاف پینے کا پانی مہیا کریں۔

دکھی انسانیت کی مدد خالصاً اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کی جاتی ہے اس لیے مستحق بیواؤں، یتیموں اور مساکین کی امداد میں کسی قسم کا احسان جتلانے کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں سے مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ خدمت خلق کو دینی خدمت سمجھ کر انجام دیں اور دین ودنیا کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں جگہ اپنی نعمتوں سے سرفراز فرماتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

الداعی الخیر

مشہود مفتی

بن نعیم ابن مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ

مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا:

"مسلمانوں میں اسلام کا درد اور مذہبی
حیات نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اسلام
آباءواجداد سے میراث میں ملا ہے۔ اور جس
طرح مال متروکہ کی قدر اولاد کو نہیں ہوا کرتی
اسی طرح ان مسلمانوں کو اس اسلامی ترکہ
کی قدر نہیں۔ اسلام کی قدر حضرت بلال،
صدیق اکبر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے پوچھو
جنہوں نے دنیا کی سخت سے سخت مصیبتوں
کو برداشت کر کے اسلام حاصل کیا ہے۔"

